© rasailojaraid.com

گوشۂ اطفال

سیدہ مریم گیلانی (طالبہ جماعت دہم)

شعوری ایمان

اللہ تعالیٰ کی مختلف النوع مخلوقات میں اکثر و بیشتر کا تعلق محض دنیاوی زندگی سے ہے۔ یہ مخلوقات کروڑوں کی تعداد میں ہیں اور ان مخلوقات میں اللہ تعالیٰ نے بہت مختصر سا شعور عطا فرمایا ہے۔ یعنی یہ اپنی فوری ضروریات اور دفاع سے ماوراء سوچنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ یہ کسی بھی خوف کو بھانپ سکتے ہیں اور اپنی جان بچانے کی سعی و کوشش کرنے پر اختیار رکھتے ہیں جبکہ بھوک اور پیاس کی صورت میں خوراک و پانی کی تلاش انکی جبلت میں داخل ہے یہ سب جانور۔ چرند۔ پرند۔ حضرت انسان کی خدمت پر مامور ہیں اور زینتِ چمن کا باعث بھی ہیں ان میں سے اکثر مخلوقات کا حیات ابدی سے کوئی تعلق نہیں یہ اس دنیا کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور بس۔ موت کے بعد انکو دوبارہ زندگی عطا نہیں کی جائیگی اس کے باوجود یہ اپنے خالق کے ذکر سے کسی لمحہ بے خبر نہیں رہتے قرآن و حدیث انکے گواہ ہیں۔

حضرت انسان کو شعور کے ساتھ ساتھ عقل و خرد سے بھی نوازا گیا ہے۔ اسکی عمر مختصر سہی لیکن ضروریات لامحدود ہیں۔ ضروریات کو لامحدود کرنے میں اسکی عقل و خرد کا بڑا حصہ ہے۔ یہ اپنی زندگی مستعار کو خوب سے خوب تر بنانے میں ازل سے مصروفِ عمل ہے۔ اس عمل کا نام اس نے سائنس رکھا ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیاں یا صلاحیتیں ودیعت کر رکھی ہیں۔ یہ اپنی ضروریات سے بہت آگے تک سوچتا ہے۔ اسے اپنے علاوہ سوچنے کی بھی صلاحیت حاصل ہے۔ اس صلاحیت کی وجہ سے کروڑوں انسان ایک دوسرے کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

حضرت انسان کی عقل اسے دوسری مخلوقات سے ممتاز کرتی ہے۔ انسان نے اپنی یادداشت کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ لاشعور۔ تحت الشعور اور شعور۔ انسان کو موت کے بعد دوسری زندگی کی بھی نوید سنائی گئی ہے۔ انسان کو اس فانی زندگی کے بعد ایک ایسی ابدی زندگی ملنے والی ہے جس کا تصور اس زندگی میں ممکن نہیں۔ یہ اتنا مشکل مسئلہ ہے جس پر انسان ایمان لانے کو تیار نہیں ہوتا۔ حالانکہ قرآن پکار پکار کر اس دن کی گواہی دے رہا ہے۔ انسان مصیبت و آزمائش میں مکمل مسلمان ہوتا ہے۔ لیکن جونہی غم و اندوہ کے بادل چھٹ جاتے ہیں وہ پھر کافر ہو جاتا ہے۔ الا ان لوگوں کے جن کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ ویسے انسان اللہ کا کتنا بھی باغی بن جائے، اس کے لاشعور سے اللہ تعالیٰ کے وجود کا اخراج ممکن نہیں۔ انسان اپنے اعمال نیک کا اجر چاہتا ہے اور اعمال بد کی وجہ سے لاشعوری طور پر خوفزدہ رہتا ہے انسان کسی سے اجر چاہتا ہے اور کسی سے خوفزدہ رہتا ہے۔ حالانکہ بظاہر وہ صاحب ایمان نہیں یہی تو وہ اللہ ہے۔ جو روز جزا نیکو کاروں کو انعام دیگا اور بدکاروں کو عذاب الیم۔ یہ رب انسان سے

(بقیہ ص ۵۶ پر)

© rasailojaraid.com